باب: 10 اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خارجہ پالیسی

سوالات کی فہرست

سوال نمبر 1: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کیجئے۔

سوال نمبر 2: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد اور تشکیل کے ذرائع بیان کیجئے۔

سوال نمبر 3: پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا جائزہ لیجئے۔

سوال نمبر 4: پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے تعلقات کا ارتقائی جائزہ پیش کیجئے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات ارتقائی جائزہ پیش کیجئے۔
(الف) ایران (ب) افغانستان (ج) سعودی عرب

سوال نمبر 6: پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کا ارتقاء بیان کیجئے۔

سوالات کے مختصر جوابات (مشقی / اضافی)

کثیر الانتخابی جوابات (مشقی / اضافی)

taleemcity.com

سوال نمبر 1: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کیجئے۔

جواب:

خارجہ پالیسی کی تعریف:

خارجہ پالیسی بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور قومی مفاد کے حصول کے لئے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات اٹھانے کا نام ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد درج ذیل بنیادی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔

پرامن بقائے باہمی:

پاکستان پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتا ہے اور دوسروں کی آزادی، خودمختاری اور اقتدار اعلیٰ کا احترام کرتا ہے۔ نیز دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع رکھتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ دوسروں کے اندرونی معاملات میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ استعماریت اور جارحیت کا ہر شکل میں مخالف رہا ہے۔

غیر جانبداریت:

پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کرتے ہوئے غیر جانبداریت کی پالیسی اپنائی ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی بلاک کے ساتھ خود کو وابستہ نہ کیا جائے اور تمام ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات مستحکم کئے جائیں۔ اس لئے پاکستان اب روس، امریکہ، چین، برطانیہ فرانس و دیگر ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات مستحکم کئے جائیں۔ اس لئے پاکستان اب روس، امریکہ، چین، برطانیہ، فرانس و دیگر ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر رہا ہے۔ پاکستان اب غیر وابستہ ممالک کی تنظیم (این اے ایم) کا باقاعدہ رکن بھی بن چکا ہے۔

دوطرفہ تعلقات:

پاکستان دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر تمام ممالک کے ساتھ روابط بڑھانا چاہتا ہے اور اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر اپنے جھگڑے پرامن طریقے سے طے کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے پاکستان نے ہندوستان کو کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے کئی دفعہ مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔

اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل:

پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر سے مکمل اتفاق رکھتا ہے اور اس پر عمل کرنے کا سختی سے پابند ہے۔ اس لئے اس نے ہمیشہ اقوام متحدہ تمام اقدامات کی مکمل حمایت کی ہے اور اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے فوجی معاونت بھی کی ہے۔

حق خودارادیت کی حمایت:

پاکستان محکوم اقوام کے حق خودارادیت کی حمایت کرتا ہے۔ اس کا مؤقف ہے کہ ہر قوم کو اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے پاکستان نے نوآبادیت کے خاتمے کے مطالبے نیز ایشیا، افریقہ اور یورپ میں حق خودارادیت کی تمام تحریکوں کی بھرپور حمایت کی ہے۔ پاکستان نے کشمیر، فلسطین، بوسنیا، نمیبیا اور ویت نام کی جدوجہد آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور افغانستان میں سابقہ سوویت یونین کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی ہے۔

taleemcity.com

عالم اسلام کا اتحاد:

پاکستان عالم اسلام کے اتحاد کا حامی ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ اسلامی دنیا میں اختلاف کی صورت میں پاکستان ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔ ایران عراق جنگ ہو، کویت عراق تنازعہ ہو، مشرق وسطیٰ کا مسئلہ ہو یا افغانستان کی آزادی کا مسئلہ ہو پاکستان نے ہمیشہ مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ یہ اسلامی ممالک کی تنظیم (او آئی سی) کا سرگرم رکن ہے۔ پاکستان نے اقتصادی تعاون کی تنظیم (ای سی او) کو قائم کر کے وسطی ایشیا کے مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ اپنی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون و اتحاد بھی قائم کر سکیں۔

تخفیف اسلحہ کی حمایت:

پاکستان تخفیف اسلحہ کا حامی ہے اور اس نے ان تمام بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کی ہے جو تخفیف اسلحہ کے لئے کی گئی ہیں۔ پاکستان از خود اسلحہ کی دوڑ میں کبھی شامل نہیں ہوا۔ وہ ایٹمی توانائی کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے حق میں ہے اور دنیا میں ایٹمی جنگ کے خطرات کے سدباب کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ پاکستان جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک رکھنے کا خواہش مند ہے اور یہ تجویز ہندوستان کو کئی دفعہ پیش کی جا چکی ہے۔

نسلی امتیاز کا خاتمہ:

پاکستان نسلی امتیاز کا خاتمہ چاہتا ہے۔ ماضی میں بھی پاکستان نے جنوبی افریقہ، نمیبیا اور ڈیشیا میں سیاہ فام لوگوں کے ساتھ نسلی امتیاز پر آواز اٹھائی اور نسلی امتیاز کے خاتمے کے لئے ان کی حمایت کی۔ پاکستان کے اندر بھی نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ کیا گیا ہے اور تمام اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیئے گئے ہیں۔

امن و آشتی کا فروغ:

پاکستان دنیا میں امن و آشتی کا فروغ چاہتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ سامراجی طاقتوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مظلوم و مغلوب اقوام کی حمایت کی ہے اور سامراجی قوتوں کے خلاف برسرپیکار رہا ہے۔ جنوبی ایشیا میں امن و آشتی کے لئے پاکستان نے بار بار بھارت کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

ہمسایہ ممالک سے تعلقات:

پاکستان نے اپنے تمام ہمسایہ ممالک بشمول ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا حامی ہے۔ پاکستان ہمسایہ ممالک سے تمام تنازعات حل کرنے کا بھی حامی ہے۔ اس لئے پاکستان ہندوستان کے ساتھ تمام تنازعات بشمول کشمیر مذاکرات کے ذریعے پرامن طریقے سے حل کرنا چاہتا ہے اور ہندوستان کو بار بار مذاکرات کی دعوت دے چکا ہے اور امید ہے کہ مستقبل میں ہمسایہ ممالک سے ہمارے تعلقات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

بین الاقوامی اور علاقائی تعاون:

پاکستان تمام بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں کا سرگرم رکن ہے۔ ان اداروں میں اقوام متحدہ، غیر وابستہ ممالک کی تنظیم، اسلامی کانفرنس کی تنظیم، اقتصادی تعاون کی تنظیم اور سارک اہم ہیں۔ پاکستان بین الاقوامی و علاقائی تعاون کے لئے ان اداروں کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ہے اور عالمی امن کے لئے ان اداروں کی سرگرمیوں میں پیش پیش رہا ہے۔

سوال نمبر 2: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد اور تشکیل کے ذرائع بیان کیجئے۔

جواب :

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد:

پاکستان 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشہ پر ابھرا اور برطانوی ہندوستان سے خارجہ پالیسی کو ورثہ میں پایا لیکن آزادی کے بعد نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان کے مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی کی تشکیل نو کی گئی۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

قومی سلامتی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی وتحفظ ہے۔ پاکستان دنیا کے نقشہ پر نیا نیا ابھرا تھا اور ضرورت تھی کہ اس کی سلامتی وتحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ لہٰذا پاکستان نے ملکی سلامتی کو خارجہ پالیسی کی بنیاد بنایا اور بیرون ممالک کے ساتھ تعلقات میں قومی سلامتی کو ہمیشہ اہمیت دی۔ آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی میں قومی سلامتی بنیادی نصب العین ہے۔ پاکستان دوسرے ممالک کی علاقائی سالمیت کا احترام کرتا ہے اور دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی پاکستان کی قومی سلامتی کا احترام کریں۔

معاشی ترقی:

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور معاشی طور پر اپنی ترقی چاہتا ہے۔ لہٰذا پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشی مدد حاصل کر کے معاشی طور پر ترقی کر سکے۔ نئے اقتصادی رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ خصوصاً آزاد تجارت، آزاد اقتصادیات اور نجکاری کو اپنایا ہے۔

نظریاتی تحفظ:

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کی بنیاد نظریہ پاکستان یا نظریہ اسلام پر ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہے۔ پاکستان کا استحکام بھی نظریہ پاکستان کے تحفظ میں مضمر ہے۔ یہ اپنے نظریہ کا تحفظ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر کے ہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا پاکستان نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کئے ہیں۔ اس کے تینوں دساتیر میں اسلامی ملکوں کے ساتھ قریبی تعلقات پر زور دیا گیا ہے۔ پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور اقتصادی تعاون کی تنظیم کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ذرائع

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے مندرجہ ذیل ذرائع ہیں۔

انتظامی تکون:

انتظامی تکون سے مراد قومی سطح کے تین اہم انتظامی عہدے، صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان اور فوج کا سربراہ ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں انتظامی تکون اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تکون پاکستان کی خارجہ پالیسی کو منظور یا نامنظور کر سکتی ہے۔ موجودہ پالیسی میں تبدیلی لا سکتی ہے یا پالیسی کو بالکل مختلف سمت میں چلا سکتی ہے لیکن سابقہ پالیسی سے ہٹنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ انتظامی تکون عام طور پر سابقہ خارجہ پالیسی کو مدنظر ضرور رکھتی ہے یا نئی پالیسی تشکیل دیتے ہوئے بیرون ممالک سے کئے وعدوں سے منحرف نہیں ہو سکتی۔

وزارت خارجہ:

پاکستان کی وزارت خارجہ، خارجہ پالیسی تشکیل دیتے ہوئے بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وزارت خارجہ میں عام طور پر خارجہ پالیسی کے ماہرین اور اعلیٰ پایہ کے بیوروکریٹ ہوتے ہیں۔ یہ خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی تیار کرتے ہیں۔ یہ خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے پالیسی کے منصوبے و پروگرام بناتے ہیں اور خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں انتظامی یکون کی رہنمائی کرتے ہیں۔ نئی آئینی تبدیلیوں کے مطابق نیشنل سکیورٹی کونسل اس انتظامی یکون کانعم البدل بنتی جارہی ہے۔

خفیہ ادارے:

پاکستان کے خفیہ ادارے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسی کے مقاصد کے متعلق مکمل اطلاعات فراہم کرتے ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دیتا ہے۔

سیاسی جماعتیں و پریشر گروپ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں پاکستان کی سیاسی جماعتیں و پریشر گروپ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو خاص جگہ دیتی ہیں اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو اپنے نقطہ نظر کو خارجہ پالیسی میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اسی طرح پریشر گروپ بھی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ:

وزارت خارجہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق خارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے اور بعض اوقات قومی اسمبلی اور سینٹ کے سامنے منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔ بحث و تمحیص کے بعد پارلیمنٹ عام طور پر طے شدہ خارجہ پالیسی کی منظوری دے دیتی ہے یا اس میں مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 3: پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا جائزہ لیجئے۔

جواب :

پاکستان اور بھارت

مسئلہ کشمیر:

قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوشگوار خطوط پر استوار نہیں ہو سکے۔ دونوں ممالک کے درمیان مسئلہ کشمیر وجہ تنازعہ ہے۔ اس پر اب تک تین جنگیں 1948ء، 1965ء اور 1971ء میں ہو چکی ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت بھارت نے پاکستان کے لئے کئی مسائل پیدا کئے۔

سندھ طاس معاہدے:

1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کے مسئلے کے حل کے لئے سندھ طاس معاہدے پر دستخط ہوئے۔ عالمی بنک اور دیگر ممالک کی مدد سے منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا، لیکن بھارت نے اپنے حصے کی رقم دینے سے انکار کر دیا۔

شملہ معاہدہ:

1971ء میں بھارت نے مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی جس کی وجہ سے بنگلہ دیش وجود میں آیا۔اس کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جسے شملہ معاہدہ کہتے ہیں۔اس معاہدہ کی رو سے پاکستان اور بھارت نے اپنے اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کا اعلان کیا۔

سارک:

شملہ معاہدہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری آئی اور محدود پیمانے پر تجارت اور مسافروں کی آمدورفت شروع ہوگئی۔اس کے علاوہ 1980ء سے جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون کی تنظیم ''سارک'' کے دائرہ میں دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے کی کوشش کی گئی، جس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ پاکستان ہمیشہ سے اختلافی امور کو حل کرنے کے لئے بھارت کو مذاکرات کی دعوت دیتا رہا ہے لیکن بھارت نے ٹال مٹول سے کام لیا ہے۔

ملاقات کا آغاز:

1988ء میں سارک کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا جس میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔

کشمیری مجاہدین:

1989ء میں کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا تو بھارت نے پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیا۔ پاکستان نے ہندوستان سے کشمیریوں کو حق خودارادیت دینے کا مطالبہ کیا جس سے بھارت نے مکمل چشم پوشی کی۔

تعلقات میں کچھ بہتری:

1990ءمیں پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی۔ باہمی تجارت اور لوگوں کی آمدورفت بڑھی۔ یہ تعلقات ایک محدود حد سے آگے نہ بڑھ سکے، کیونکہ بھارت مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل نہیں کرسکتا۔ پاکستان اب بھی اپنے اس منصفانہ موقف پر قائم ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی منظور کی ہوئی قراردادوں کے مطابق مظلوم کشمیریوں کی رائے کے ذریعے حل کیا جائے۔

کانفرنس آگرہ:

14 جولائی تا 17 جولائی 2001ء کو پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کے درمیان ہونے والی اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس آگرہ میں ہوئی۔جس کا پاکستان اور بھارت کے علاوہ دنیا بھر میں زبردست شہرہ رہا۔صدر پاکستان نے مسئلہ کشمیر کا موقف بڑی عمدگی اور جرات کے ساتھ پیش کیا۔جس کو پوری دنیا نے سراہا لیکن یہ تین روزہ مذاکرات بغیر حتمی فیصلہ کے ختم ہوگئے۔

مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ:

جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس (اسلام آباد) کے دوران صدر پاکستان اور بھارت کے وزیراعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور مذاکرات کو جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ستمبر 2004ء کے موقع پر بھی صدر پاکستان اور بھارت کے نئے وزیراعظم کے درمیان ملاقات ہوئی اور مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا جس کے نتیجہ میں دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ سیکرٹری خارجہ کی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

سوال نمبر 4: پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے تعلقات کا ارتقائی جائزہ پیش کیجئے۔

جواب :

پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین

قریبی دوستی:

پاکستان اور چین ہمسایہ ممالک ہیں۔ ان کے باہمی تعلقات شاندار روایات اور قریبی دوستی پر مبنی ہیں۔ اکتوبر 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے چند ماہ بعد پاکستان نے اسے تسلیم کرلیا اور بعد ازاں سفارتی تعلقات قائم کئے۔

خوشگوار تعلقات:

1955ء میں بنڈونگ کانفرنس میں پاکستانی و چینی وزرائے اعظم کی ملاقاتیں ہوئیں اور اس کے بعد ملاقاتوں کا یہ سلسلہ آج تک قائم ہے۔ 1961ء میں دونوں ممالک کے درمیان سرحد کی حد بندی کی کوششوں کا آغاز ہوا جو 1963ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہوگئے اور تجارتی معاہدوں کی راہ کھلی نیز پاکستان کی ہوائی کمپنی نے بیجنگ میں ہوئی سروس بھی شروع کردی۔

پاکستان کی حمایت:

فروری 1964ء میں صدر پاکستان نے چین کا تاریخی دورہ کیا۔ جس میں چین نے کشمیر کے پرامن تصفیہ کے لئے پاکستان کے موقف کی حمایت کی۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی چین نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے اسلحہ مہیا کیا۔

فنی اور مالی امداد مہیا:

چین نے پاکستان کو مختلف صنعتوں کے قیام کے لئے فنی اور مالی امداد مہیا کی ہے۔ جس کی نمایاں مثال ٹیکسلا میں بھاری مشینی کمپلیکس اور اس کے ذیلی منصوبے، لانڈھی میں مشین ٹول فیکٹری کا قیام اور اسلام آباد میں سپورٹس کمپلیکس کا قیام شامل ہے۔

شاہراہ قراقرم:

1969ء میں چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ قراقرم کی تعمیر مکمل ہوئی جس کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان قریبی رابطہ قائم ہوا اور کئی وفود کا تبادلہ ہوا۔ اسی طرح دونوں ممالک کے درمیان فضائی رابطہ بھی قائم کیا گیا۔

دفاعی مدد:

دفاعی میدان میں بھی چین اور پاکستان کے درمیان 1985ء میں کئی معاہدے کئے گئے جن کے تحت چین نے کامرہ کمپلیکس اور پاکستان واہ آرڈیننس فیکٹری کی تعمیر میں پاکستان کی مدد اور اسی طرح صوبہ سرحد میں ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 273 ملین روپے مہیا کئے۔

سفارتی سطح پر چین کا ساتھ:

پاکستان نے سفارتی سطح پر چین کا ساتھ دیا۔ چین کو اقوام متحدہ کا مستقل ممبر بنانے کے لئے پاکستان نے چین کی حمایت کی۔ امریکہ اور چین کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔ جس سے دونوں ممالک کے درمیان براہ راست رابطہ قائم ہوا۔ کمپوچیا میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے مسئلہ پر پاکستان نے چین کے مؤقف کی حمایت کی اور چین نے بھی افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی اور پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی۔

دوطرفہ تعلقات:

پاکستان اور چین کے درمیان دوطرفہ تعلقات کی بنیاد بھی رکھی گئی۔ جس کے تحت چین کے وزیراعظم نے 1987ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ چین کے وزیرِ دفاع فروری 1999ء اور چیئرمین نیشنل پیپلز کانگریس نے اپریل 1999ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ اسی طرح وزیراعظم چین نے 2001ء میں پاکستان کا دورہ کیا اور جواب میں پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے بھی 2001ء اور 2002ء میں چین کا دورہ کیا۔ ان باہمی دوروں سے چین اور پاکستان کے درمیان گہرے قریبی تعلقات قائم ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر5: درج ذیل ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات ارتقائی جائزہ پیش کیجئے۔

(الف) ایران (ب) افغانستان (ج) سعودی عرب

جواب :

(الف) پاکستان اور ایران

مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات:

ایران سے ہمارے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات صدیوں پرانے ہیں۔ پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کئے۔ 1949ء میں پاکستان کے وزیراعظم نے ایران کا دورہ کیا۔ جس کے جواب میں 1950ء میں شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا اور تجارتی روابط قائم ہوئے۔

علاقائی تعاون برائے ترقی:

1964ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر" علاقائی تعاون برائے ترقی" (آرسی ڈی) کا معاہدہ کیا، جس کی بدولت اقتصادی، صنعتی، تجارتی، ثقافتی اور سیر وسیاحت کے میدانوں میں تعاون کو بہت وسعت ملی۔ بعد میں یہ معاہدہ 1979ء میں منسوخ ہوا۔

مالی وفوجی مدد:

1965ء کی پاکستان اور بھارت کی جنگ میں ایران نے پاکستان کی حمایت کی اور اس کو مالی وفوجی مدد فراہم کی۔ اسی طرح 1971ء کی پاکستان اور بھارت کی جنگ میں بھی ایران نے پاکستان کی بھرپور حمایت کی، جس کو پاکستان ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہے۔

اسلامی انقلاب:

پاکستان نے اسلامی انقلاب کے بعد ایران کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا۔ ایران کی اسلامی حکومت سے نہ صرف دوستانہ تعلقات رکھے بلکہ ہر میدان میں تعاون کو مزید وسعت دی۔ دونوں ممالک کے وفود نے دورے کرکے تجارت کو فروغ دیا۔

آرسی ڈی:

1985ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر آرسی ڈی کی تنظیم نو کی اور اس کا نیا نام اقتصادی تعاون کی تنظیم جو آرسی ڈی کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کام کررہی ہے اور تینوں ممالک کے مابین اقتصادی، صنعتی، تجارتی، تعلیمی تعاون کو مزید فروغ دینے کے لئے ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے۔ بعد میں وسطی ایشیا کے مسلم ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔

معاشی ترقی:

چیمبرز آف کامرس کے وفود نے ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کیا اور معاشی ترقی کے لئے باہمی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ 2000ء میں پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے ایران کا دورہ کیا اور ایران سے پاکستان کے ذریعے بھارت تک گیس پائپ لائن کے پروگرام میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

(ب) پاکستان اور افغانستان

پس منظر:

افغانستان پاکستان کا ہمسایہ مسلم ملک ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد کو ڈیورنڈ لائن تقسیم کرتی ہے۔ جس کی لمبائی قریباً 2252 کلومیٹر ہے۔ دونوں ملکوں کے مابین آمدورفت پہاڑی دروں کے ذریعے ہوتی ہے۔ ان دروں میں درہ خیبر بہت مشہور ہے۔

تعلقات کی بہتری:

1970ء کے ابتدائی سالوں میں دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہوئے۔ پاکستان کے وزیراعظم اور افغانستان کے صدر نے باہمی طور پر خیرسگالی دورے کئے اور دونوں ممالک میں ایک معاہدہ طے پایا جس کے تحت دونوں ممالک نے علاقائی سلمیت اور عدم مداخلت کی پالیسی کا عہد کیا۔

افغانستان اور فوجی انقلاب:

اپریل 1978ء میں افغانستان میں فوجی انقلاب اور دسمبر 1979ء میں روسی افواج کے افغانستان میں داخلے سے تعلقات میں دوبارہ تلخی پیدا ہوگئی۔ افغانستان کی نئی حکومت نے مخالفین کو کچلنے کے لئے روسی فوج کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا۔ جس کی وجہ سے 30 لاکھ سے زیادہ افغان باشندے اپنا گھر چھوڑ کر پناہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان میں اخل ہوئے۔ پاکستان کی حکومت نے انسانی اور اسلامی جذبے کے تحت انہیں پناہ دی۔

جینوا معاہدہ:

افغان عوام نے روسی فوجوں کو اپنے ملک سے باہر نکالنے کے لئے جہاد کا آغاز کیا تو پاکستان نے بھی ان کی حمایت کی۔ دوسری طرف اس مسئلہ کا سفارتی حل تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ 1988ء میں اقوام متحدہ کی زیرنگرانی جینوا میں روس، پاکستان اور افغانستان کی حکومت کے درمیان معاہدہ طے پایا جس کی رو سے روس نے 1989ء میں اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلالیں۔

مجاہدین کی حکومت:

اپریل 1992ء میں افغانستان میں مجاہدین کی حکومت قائم ہوئی جس کو حکومت پاکستان نے فوری طور پر تسلیم کرلیا۔ لیکن تھوڑے عرصے بعد مجاہدین کے باہمی اختلاف کی وجہ سے ایک نئی صورت حال پیدا ہوگئی۔ مجاہدین کے ایک گروپ طالبان نے افغانستان کے بیشتر حصے پر قبضہ کرکے افغانستان میں ایک اسلامی حکومت قائم کردی۔ حکومت پاکستان نے دوبارہ طالبان کی حکومت کو بھی تسلیم کرلیا۔

مستقل میں مشترکہ کمیشن:

مئی 2000ء میں پاکستان اور افغانستان نے ایک مستقل مشترکہ کمیشن قائم کیا۔ جس کا کام دونوں ممالک کی سرحد کے آر پار سمگلنگ کو روکنا اور افغان مہاجرین کی واپسی تھا۔ دونوں ممالک کے باہمی جھگڑوں کا طے کرنا بھی اس کمیشن کے اختیارات میں شامل کیا گیا۔

نئی حکومت کا قیام:

11 ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے حادثے کے بعد امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا افغانستان میں طالبان کی حکومت ختم کر دی گئی اور وہاں نئی حکومت قائم ہو گئی۔ حکومت پاکستان نے بھی نئی حکومت کے ساتھ تعاون کا اعلان کیا اور افغانستان کی تعمیر نو کے لئے مالی امداد بھی دی اور مزید امداد دینے کا وعدہ بھی کیا۔

تعلقات کا نیا دور:

2003ء میں پاکستان میں نئی جمہوری حکومت قائم ہونے کے بعد پاکستان کے وزیر اعظم اور افغانستان کے صدر کے درمیان گیس پائپ لائن کا مسئلہ طے پایا اور معاہدہ کیا گیا کہ دونوں ممالک اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مدد دیں گے۔ 2004ء میں جناب حامد کرزئی کے افغانستان کا جمہوری صدر منتخب ہونے کے بعد پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات کے نئے دور کی توقع کی جا رہی ہے۔

(ج) پاکستان اور سعودی عرب

مقدس مقامات:

پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی تعلقات خصوصی بنیادوں پر قائم ہیں، کیونکہ سعودی عرب میں مسلمانوں کے مقدس مقامات ہیں اور ہر سال ہزاروں پاکستانی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ دونوں ممالک کی خارجہ پالیسی میں اتحاد عالم اسلام کے اصول کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

دوستانہ تعلقات:

قیام پاکستان سے پہلے سعودی عرب نے تحریک پاکستان کی حمایت کی اور قیام پاکستان کے بعد سعودی عرب نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ 1951ء میں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان پہلا معاہدہ ہوا جس سے دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات مزید مضبوط ہوئے۔

معاشی امداد:

1954ء میں شاہ عبدالعزیز نے پاکستان کا دورہ کیا اور مہاجرین کی آباد کاری کے لئے ایک معقول رقم فراہم کی۔ 1966ء میں شاہ فیصل نے بھی پاکستان کا سرکاری دورہ کیا اور پاکستان کو اپنا دوسرا گھر اور معاشی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ معاشی تعاون کے لئے سعودی عرب نے پاکستان میں ایک بنک قائم کیا ہے۔

دفاعی تعاون:

سعودی عرب نے پاکستان میں سیمنٹ و دیگر فیکٹریاں لگانے کے لئے ایک ارب روپے کی امداد فراہم کی۔ دفاعی میدان میں پاکستان نے سعودی عرب کے ساتھ فنی تعاون کیا اور سعودی عرب کی فوج کو جدید خطوط پر منظم کرنے کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ شاہ فیصل نے اسلام آباد میں فیصل مسجد اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے خطیر رقم فراہم کی۔

پاکستانی موقف کی حمایت:

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں سعودی عرب نے پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کی اور معاشی امداد بھی فراہم کی۔ مسئلہ کشمیر پر سعودی عرب کی حکومت نے پاکستان کا ساتھ دیا۔ دوسری اسلامی کانفرنس 1974ء کے انعقا کے سلسلے میں شاہ فیصل نے پاکستان کی بھرپور معاونت کی۔

taleemcity.com

مقدس زمین کا تحفظ :

افغانستان کے مسئلہ پر سعودی حکومت نے پاکستان کے موقف کی تائید کی۔ 1991ء کے مشرقِ وسطیٰ کے انتشار میں پاکستان نے سعودی عرب کے موقف کی نہ صرف حمایت کی بلکہ مدد بھی فراہم کی۔ سعودی عرب کی مقدس زمین کے تحفظ کے لئے پاک فوج کے دستے بھیجے گئے۔

پاک سعودی اکنامک کمیشن :

1998ء میں پاک سعودی اکنامک کمیشن ریاض میں قائم کیا گیا۔ جس نے پاکستان میں 155 منصوبوں پر کام کرنا شروع کر دیا اور ان کی تکمیل کے لئے معاشی امداد مہیا کی۔

دوستی میں مضبوطی

1999ء میں پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے سعودی عرب کا سرکاری دورہ کیا۔ دو طرفہ دوستی کے کئی معاہدوں پر دستخط ہوئے۔ اسی طرح 2003ء میں پاکستان کے وزیر اعظم نے بھی سعودی عرب کا سرکاری دورہ کیا اور کئی معاہدوں کے ذریعے دونوں ممالک کی دوستی کو مزید مضبوط بنایا۔

اعتماد کی فضا :

پس پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دو طرفہ تعلقات موجود ہیں جس کی بناء پر ایک دوسرے پر اعتماد کی فضاء قائم ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان کی مضبوط دوستی کو وقت نے بھی ثابت کیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 6: پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کا ارتقاء بیان کیجئے۔

جواب :

پاکستان اور امریکہ

دوستانہ تعلقات :

پاکستان کے قیام سے ہی امریکہ اور پاکستان کے دوستانہ تعلقات کا آغاز ہو گیا۔ ان تعلقات کو فروغ دینے کے لئے پاکستان کی حکومت نے امریکہ کے ساتھ فوجی تعلقات کو فروغ دیا اور کئی معاہدے کئے۔

پاکستان پر پابندیاں :

اس دوران امریکہ نے پاکستان کو فوجی اور اقتصادی امداد بھی دی۔ 1970ء کی دہائی میں پاکستان اور امریکہ کے مابین تعلقات میں زیادہ گرم جوشی نہ رہی کیونکہ امریکہ نے پاکستان پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کرنا شروع کر دی۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ پاکستان نے توانائی کے حصول کے لئے اپنی جوہری توانائی کے پروگرام کا آغاز کیا۔

اچھے تعلقات کی لہر:

پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں اچھے تعلقات کی لہر دوبارہ افغانستان اور سوویت یونین کی 1979ء کی جنگ میں پیدا ہوئی لیکن افغانستان کی جنگ ختم ہوتے ہی روایتی گرم جوشی پھر ختم ہوگئی۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر:

11 ستمبر 2001ء کو نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے واقعہ کے بعد امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا آغاز کیا تو پاکستان نے غیر مشروط طور پر امریکہ کی درخواست پر عالمی برادری کی حمایت کا اعلان کیا۔

تعلقات میں مزید بہتری:

اب اس بناء پر دونوں ممالک کے تعلقات خوشگوار ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے سابق وزیر خارجہ کولن پاول نے نیٹو کے اتحادیوں کے بعد پاکستان کو سب سے بڑا اتحادی قرار دیا جس سے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں مزید بہتری پیدا ہوئی ہے۔

taleemcity.com

710
1100

سوالات کے مختصر جوابات (مشقی)

سوال نمبر 1: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خارجہ پالیسی بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے ان کو فروغ دینے اور قومی مفادات کے حصول کے لئے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات اٹھانے کا نام ہے۔

سوال نمبر 2: خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول لکھیے؟

جواب: خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ پرامن بقائے باہمی
2۔ غیر جانبداریت
3۔ دوطرفہ تعلقات
4۔ اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل
5۔ حق خودارادیت کی حمایت
6۔ اتحاد عالم اسلام
7۔ تخفیف اسلحہ کی حمایت
8۔ نسلی امتیاز کا خاتمہ

بقائے باہمی
حق خودارادیت کی
خودارادیت

سوال نمبر 3: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد لکھیے؟

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ قومی سلامتی
2۔ معاشی ترقی
3۔ نظریاتی تحفظ

سوال نمبر 4: قومی سلامتی سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی وتحفظ ہے پاکستان کی خارجہ پالیسی میں قومی سلامتی بنیادی نصب العین ہے۔ پاکستان دوسرے ممالک کی علاقائی سالمیت کا احترام کرتا ہے اور دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی پاکستان کی قومی سلامتی کا احترام کریں۔

سوال نمبر 5: انتظامی تکون سے کیا مراد ہے؟

جواب: انتظامی تکون سے مراد قومی سطح کے تین اہم انتظامی عہدے صدر پاکستان وزیراعظم پاکستان اور فوج کا سربراہ ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں انتظامی تکون اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر 6: وزارت خارجہ کیا فرائض سرانجام دیتی ہے؟

جواب: پاکستان کی وزارت خارجہ میں عام طور پر خارجہ پالیسی تشکیل دیتے ہوئے بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وزارت خارجہ میں عام طور پر خارجہ پالیسی کے ماہرین اور اعلیٰ پایہ کے بیوروکریٹ ہوتے ہیں۔ یہ خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی تیار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 7: پارلیمنٹ خارجہ پالیسی کے ضمن میں کیا کام کرتی ہے؟

جواب: وزارت خارجہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق خارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے اور بعض اوقات قومی اسمبلی اور سینٹ کے سامنے منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔ بحث کے بعد پارلیمنٹ عام طور پر طے شدہ خارجہ پالیسی کی منظوری دے دیتی ہے یا اس میں مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرتی ہے۔

taleemcity.com

سوال نمبر 8: **پاکستان اور افغانستان کا مستقل کمیشن کب قائم ہوا اس کے دو فرائض بھی لکھیے؟**

جواب: مئی 2000 میں پاکستان اور افغانستان نے ایک مستقل مشترکہ کمیشن قائم کیا جس کا کام دونوں ممالک کی سرحد کے آر پار سمگلنگ کو روکنا اور افغان مہاجرین کی واپسی تھا۔ دونوں ممالک کے باہمی جھگڑوں کا طے کرنا بھی اس کمیشن کے اختیارات میں شامل کیا گیا۔

سوال نمبر 9: **پاکستان سعودی اکنامک کمیشن کے مقاصد کیا ہیں؟**

جواب: 1998ء میں پاک سعودی اکنامک کمیشن ریاض میں قائم کیا گیا جس نے پاکستان میں 155 منصوبوں پر کام کرنا شروع کر دیا اور ان تکمیل کے لئے معاشی امداد مہیا کی۔

سوال نمبر 10: **ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ مختصر بیان کیجیے۔**

جواب: 11 ستمبر 2001ء کو نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے واقعہ کے بعد امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا آغاز کیا تو پاکستان نے غیر مشروط طور پر امریکہ کی درخواست پر عالمی برادری کی حمایت کا اعلان کیا۔

سوال نمبر 11: **پاکستان کے ایٹمی دھماکے پر مختصر نوٹ لکھیے؟**

جواب: پاکستان نے بھارت کے جواب میں 1998ء میں ایٹمی دھماکے کر کے اپنے دفاع کو مضبوط کیا۔ اگر خدانخواستہ پاکستان ایسا نہ کرتا تو بھارت پاکستان کو شدید نقصان پہنچا چکا ہوتا۔

سوال نمبر 12: **خارجہ پالیسی میں سیاسی جماعتوں اور پریشر گروپ کا کیا کردار ہے؟**

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں پاکستان کی سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو خاص جگہ دیتی ہیں اگر وہ انتخابات جیت جائیں تو اپنے نقطہ نظر کو خارجہ پالیسی میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اس طرح پریشر گروپ بھی خارجہ پالیسی کے تشکیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔

سوال نمبر 13: **دفاعی میدان میں پاکستان اور چین کے درمیان کون کون سے معاہدے ہوئے ہیں؟**

جواب: دفاعی میدان میں چین اور پاکستان کے درمیان 1885ء میں کئی معاہدے کئے گئے جن کے تحت چین نے کامرہ کمپلیکس اور پاکستان واہ آرڈی نینس فیکٹری کی تعمیر میں پاکستان کی مدد کی اور اس طرح صوبے سرحد میں ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 273 ملین روپے مہیا کئے۔

سوال نمبر 14: **معاشی ترقی کے لئے پاکستان کی خارجہ پالیسی کس قسم کی ہے؟**

جواب: پاکستان ایک ترقی پزیر ملک ہے اور معاشی طور اپنی ترقی چاہتا ہے لہذا پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشی مدد حاصل کر کے معاشی طور پر ترقی کر سکے۔ نئے اقتصادی رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ خصوصاً آزاد تجارت، آزاد اقتصادیات، اور نجکاری کو اپنایا ہے۔

taleemcity.com

سوالات کے مختصر جوابات (اضافی)

سوال نمبر 1: پاکستان کی خارجہ پالیسی میں ''نظریاتی تحفظ'' پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کی بنیاد نظریہ پاکستان یا نظریہ اسلام پر ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہے۔ پاکستان کا استحکام بھی نظریہ پاکستان کے تحفظ میں مضمر ہے۔ یہ اپنے نظریہ کا تحفظ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر کے ہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا پاکستان نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کئے ہیں۔ اس کے تینوں دساتیر میں اسلامی ملکوں کے ساتھ قریبی تعلقات پر زور دیا گیا ہے۔ پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور اقتصادی تعاون کی تنظیم کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

سوال نمبر 2: چین کب قائم ہوا؟

جواب: عوامی جمہوریہ چین اکتوبر 1949ء میں قائم ہوا۔

سوال نمبر 3: شاہراہ قراقرم کی تعمیر کب مکمل ہوئی۔

جواب: 1969ء میں چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ قراقرم کی تعمیر مکمل ہوئی جس کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان قریبی رابطہ قائم ہوا۔

سوال نمبر 4: چین کے وزیر دفاع نے پاکستان کا دورہ کب کیا؟

جواب: چین کے وزیر دفاع نے 1999ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔

سوال نمبر 5: پاکستان اور بھارت میں اب تک کتنی جنگیں ہو چکی ہیں؟

جواب: پاکستان اور بھارت میں اب تک 3 جنگیں 1948ء، 1965ء اور 1971ء میں ہو چکی ہیں۔

سوال نمبر 6: سندھ طاس معاہدہ کیا ہے؟

جواب: 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کے مسئلے کے حل کے لئے سندھ طاس معاہدے پر دستخط ہوئے۔ عالمی بنک اور دیگر ممالک کی مدد سے منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا، لیکن بھارت نے اپنے حصے کی رقم دینے سے انکار کر دیا۔

سوال نمبر 7: 2001ء میں ہونے والی آگرہ کانفرنس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: 14 جولائی تا 17 جولائی 2001ء کو صدر پاکستان اور بھارت کے وزیر اعظم کے درمیان ہونے والی اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس آگرہ میں ہوئی۔ جس کا پاکستان اور بھارت کے علاوہ دنیا بھر میں زبردست شہرہ رہا۔ صدر پاکستان نے مسئلہ کشمیر کا موقف بڑی عمدگی اور جرأت کے ساتھ پیش کیا۔ جس کو پوری دنیا نے سراہا لیکن یہ تین روزہ مذاکرات بغیر حتمی فیصلہ کے ختم ہو گئے۔

سوال نمبر 8: پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان پہلا معاہدہ کب ہوا؟

جواب: 1951ء میں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان پہلا معاہدہ ہوا جس سے دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات مزید مضبوط ہوئے۔

سوال نمبر 9: شاہ فیصل نے پاکستان کا دورہ کب کیا؟

جواب: 1954ء میں شاہ عبدالعزیز پاکستان کا دورہ کیا گیا۔

سوال نمبر 10: حامد کرزئی افغانستان کے کب صدر منتخب ہوئے؟

جواب: 2004ء میں جناب حامد کرزئی کے افغانستان کا جمہوری صدر منتخب ہونے کے بعد پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات کے نئے دور کی توقع کی جا رہی ہے۔

سوال نمبر 11: دوسری اسلامی کانفرنس کب منعقد ہوئی؟

جواب: دوسری اسلامی کانفرنس 1974ء میں پاکستان میں منعقد ہوئی۔

سوال نمبر 12: ڈیورنڈ لائن کن دو ممالک کے درمیان ہے؟

جواب: پاکستان اور افغانستان کی سرحد کو ڈیورنڈ لائن تقسیم کرتی ہے جس کی لمبائی قریباً 2252 کلومیٹر ہے۔

سوال نمبر 13: ڈیورنڈ لائن کی لمبائی کتنے کلومیٹر ہے؟

جواب: پاکستان اور افغانستان کی سرحد کو ڈیورنڈ لائن تقسیم کرتی ہے جس کی لمبائی قریباً 2252 کلومیٹر ہے۔

سوال نمبر 14: افغانستان میں فوجی انقلاب آیا؟

جواب: افغانستان میں فوجی انقلاب اپریل 1978ء میں آیا۔

سوال نمبر 15: روسی افواج، افغانستان میں کب داخل ہوئیں؟

جواب: روسی افواج دسمبر 1979ء میں افغانستان میں داخل ہوئیں۔

سوال نمبر 16: جنیوا معاہدہ کب طے پایا گیا؟

جواب: 1988ء میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی جنیوا میں روس، پاکستان اور افغانستان کی حکومت کے درمیان معاہدہ طے پایا۔

سوال نمبر 17: پاک افغان مستقل مشترکہ کمیشن کب قائم ہوا اور اس کا کام کیا تھا؟

جواب: مئی 2000ء میں پاکستان اور افغانستان نے ایک مستقل مشترکہ کمیشن قائم کیا جس کا کام دونوں ممالک کی سرحد کے آر پار سمگلنگ کو روکنا اور افغان مہاجرین کی واپسی تھا۔ دونوں ممالک کے باہمی جھگڑوں کا طے کرنا بھی اس کمیشن کے اختیارات میں شامل کیا گیا۔

سوال نمبر 18: پرویز مشرف نے ایران کا دورہ کب کیا؟

جواب: پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے 2001ء اور 2002ء میں چین کا دورہ کیا۔ ان باہمی دوروں سے چین اور پاکستان کے درمیان گہرے قریبی تعلقات قائم ہوئے۔

سوال نمبر 19: آر سی ڈی اور ای سی او پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1964ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر علاقائی تعاون برائے ترقی (آر سی ڈی) کا معاہدہ کیا۔ جس کی بدولت اقتصادی، صنعتی، تجارتی، ثقافتی اور سیر و سیاحت کے میدانوں میں تعاون کو بہت وسعت ملی۔ بعد میں یہ معاہدہ 1979ء میں منسوخ ہوا۔ 1985ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر آر۔سی۔ڈی۔ کی تنظیم نو کی اور اس کا نیا نام اقتصادی تعاون کی تنظیم (E.C.O) رکھا جو آر سی ڈی کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے اور تینوں ممالک کے مابین اقتصادی، صنعتی، تجارتی، تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے لئے ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے۔ بعد میں وسطی ایشیا کے مسلم ممالک بھی اس میں شامل ہوئے۔

taleemcity.com

سوال نمبر 20: پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل میں خفیہ ادارے کیا کام کرتے ہیں۔

جواب: پاکستان کے خفیہ ادارے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسیوں کے مقاصد کے متعلق مکمل اطلاعات فراہم کرتے ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دیتا ہے۔

سوال نمبر 21: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اصولوں میں ''پرامن بقائے باہمی'' پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتا ہے اور دوسروں کی آزادی، خودمختاری اور اقتدار اعلیٰ کا احترام کرتا ہے۔ نیز دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع رکھتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ دوسروں کے اندرونی معاملات میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ استعماریت اور جارحیت کا ہر شکل میں مخالف رہا ہے۔

سوال نمبر 22: پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے کون سے ملک نے تسلیم کیا۔

جواب: پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کیے۔

سوال نمبر 23: پاکستان کے وزیراعظم لیاقت علی خان نے ایران کا دورہ کب کیا؟

جواب: 1949ء میں پاکستان کے وزیراعظم لیاقت علی خان نے ایران کا دورہ کیا۔

سوال نمبر 24: فروری 1964ء میں پاکستان کے صدر نے کون سے ملک کا تاریخی دورہ کیا؟

جواب: فروری 1964ء میں صدر پاکستان ایوب خان نے چین کا تاریخی دورہ کیا۔

سوال نمبر 25: پاکستان میں صنعتوں کے قیام میں چین کا کیا کردار ہے؟

جواب: چین نے پاکستان کو مختلف صنعتوں کے قیام کے لئے فنی اور مالی امداد مہیا کی ہے جس کی نمایاں مثال ٹیکسلا میں بھاری مشینی کمپلیکس اور اس کے ذیلی منصوبے، لانڈھی میں مشین ٹول فیکٹری کا قیام اور اسلام آباد میں سپورٹس کمپلیکس کا قیام شامل ہے۔

سوال نمبر 26: چیئرمین نیشنل پیپلز کانگریس (چین) نے پاکستان کا دورہ کب کیا؟

جواب: چیئرمین نیشنل پیپلز کانگریس چین نے اپریل 1999ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔

سوال نمبر 27: پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں بہتری کب آئی؟

جواب: شملہ معاہدہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری آئی۔

سوال نمبر 28: پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں بہتری کب آئی؟

جواب: شملہ معاہدہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری آئی۔

سوال نمبر 29: کون سے ملک کے تیس لاکھ باشندے پاکستان ہجرت کر کے آئے؟

جواب: افغانستان کے 30 لاکھ باشندے پاکستان ہجرت کر کے آئے۔

سوال نمبر 30: سعودی عرب کے شاہ عبدالعزیز نے پاکستان کا دورہ کب کیا؟

جواب: 1954ء میں شاہ عبدالعزیز نے پاکستان کا دورہ کیا۔

سوال نمبر 31: اسلام آباد میں فیصل مسجد اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے خطیر رقم کس نے فراہم کی؟

جواب: شاہ فیصل نے اسلام آباد میں فیصل مسجد اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے خطیر رقم فراہم کی۔

taleemcity.com

سوال نمبر 32: 1998ء میں پاکستان اور سعودی عرب میں کون سا کمیشن قائم ہوا؟

جواب: 1998ء میں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان پاک سعودی اکنامک مشن ریاض میں قائم کیا گیا۔

سوال نمبر 33: 2003ء میں پاکستان کے وزیراعظم نے کس ملک کا سرکاری دورہ کیا؟

جواب: 2003ء میں پاکستان کے وزیراعظم نے سعودی عرب کا سرکاری دورہ کیا۔

سوال نمبر 34: پاکستان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

جواب: پاکستان میں سب سے بڑا مسئلہ کشمیر کا ہے۔

سوال نمبر 35: پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل میں ''سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ'' کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں پاکستان کی سیاسی جماعتیں و پریشر گروپ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو خاص جگہ دیتی ہیں اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو اپنے نقطہ نظر کو خارجہ پالیسی میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اسی طرح پریشر گروپ بھی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔

سوال نمبر 36: بنڈونگ کانفرنس کب ہوئی؟

جواب: 1955ء میں بنڈونگ کانفرنس ہوئی۔

سوال نمبر 37: شملہ معاہدہ کن دو ممالک کے درمیان ہوا؟

جواب: شملہ معاہدہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہوا۔

سوال نمبر 38: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد میں ''قومی سلامتی'' پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی وتحفظ ہے۔ پاکستان دنیا کے نقشہ پر نیا نیا ابھرا تھا اور ضرورت تھی کہ اس کی سلامتی وتحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ لہٰذا پاکستان نے ملکی سلامتی کو خارجہ پالیسی کی بنیاد بنایا اور بیرون ممالک کے ساتھ تعلقات میں قومی سلامتی کو ہمیشہ اہمیت دی۔ آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی میں قومی سلامتی بنیادی نصب العین ہے۔ پاکستان دوسرے ممالک کی علاقائی سالمیت کا احترام کرتا ہے اور دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی پاکستان کی قومی سلامتی کا احترام کریں۔

سوال نمبر 39: صوبہ سرحد میں چین نے ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے کتنا پیسہ دیا؟

جواب: صوبہ سرحد میں چین نے ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 273ء ملین روپے مہیا کئے۔

سوال نمبر 40: غیر جانبداریت سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کرتے ہوئے غیر جانبداریت کی پالیسی اپنائی ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی بلاک کے ساتھ خود کو وابستہ نہ کیا جائے اور تمام ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات مستحکم کئے جائیں۔ اس لئے پاکستان اب روس، امریکہ، چین، برطانیہ، فرانس و دیگر ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر رہا ہے۔ پاکستان اب غیر وابستہ ممالک کی تنظیم (این اے ایم) کا باقاعدہ رکن بھی بن چکا ہے۔

سوال نمبر 41: پاکستان نے نسلی امتیاز کے خاتمے کے لئے کیا کوششیں کیں؟

جواب: پاکستان نسلی امتیاز کا خاتمہ چاہتا ہے۔ ماضی میں بھی پاکستان نے جنوبی افریقہ، نمیبیا اور روڈیشیا میں سیاہ فام لوگوں کے ساتھ نسلی امتیاز پر آواز اٹھائی اور نسلی امتیاز کے خاتمہ کے لئے ان کی حمایت کی۔ پاکستان کے اندر بھی نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ کیا گیا ہے اور تمام اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیئے ہیں۔

taleemcity.com

سوال نمبر 42: چند اہم بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں کے نام لکھیں جن کا پاکستان سرگرم رکن ہے؟

جواب: پاکستان میں تمام بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں کا سرگرم رکن ہے۔ ان اداروں میں اقوام متحدہ، غیر وابستہ ممالک کی تنظیم، اسلامی کانفرنس کی تنظیم، اقتصادی تعاون کی تنظیم اور سارک اہم ہیں۔

سوال نمبر 43: 1988ء میں سارک کانفرنس میں کن ممالک کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا۔

جواب: 1988ء میں سارک کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا جس میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔

سوال نمبر 44: 2004ء کی سارک کانفرنس اور جنرل اسمبلی کے اجلاس میں کن دو ممالک کے درمیان مذاکرات ہوئے۔

جواب: جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس اسلام آباد کے دوران صدر پاکستان اور بھارت کے وزیراعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور مذاکرات کو جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ستمبر 2004ء کے موقع پر بھی صدر پاکستان اور بھارت کے نئے وزیراعظم کے درمیان ملاقات ہوئی اور مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا جس کے نتیجہ میں دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ وسیکرٹری خارجہ کی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

سوال نمبر 45: انتظامی تکون میں کون کون شامل ہے۔

جواب: انتظامی تکون سے مراد قومی سطح کے تین اہم انتظامی عہدے، صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان اور فوج کا سربراہ ہیں۔

سوال نمبر 46: پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی حد بندی کا آغاز اور اختتام کب ہوا؟

جواب: 1961ء میں دونوں ممالک کے درمیان سرحد کی حد بندی کی کوششوں کا آغاز ہوا جو 1963ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہوگئے اور تجارتی معاہدوں کی راہ کھلی۔

سوال نمبر 57: پاکستان نے سفارتی سطح پر چین کا کس طرح ساتھ دیا؟

جواب: **پاکستان نے سفارتی سطح پر چین کا ساتھ دیا۔ چین کو اقوام متحدہ کا مستقل ممبر بنانے کے لئے پاکستان نے چین کی حمایت کی۔ امریکہ اور چین کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا جس سے دونوں ممالک کے درمیان براہ راست رابطہ قائم ہوا۔ کمپوچیا میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے مسئلہ پر پاکستان نے چین کے موقف کی حمایت کی اور چین نے بھی افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی اور پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی۔**

سوال نمبر 48: کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کب کیا؟

جواب: 1989ء میں کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا تو بھارت نے پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیا۔

سوال نمبر 49: شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کب کیا؟

جواب: 1950ء میں شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا اور تجارتی روابط قائم ہوئے۔

سوال نمبر 50: روس نے افغانستان سے اپنی فوجیں کب واپس بلائیں۔

جواب: روس نے 1989ء میں اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلالیں۔

سوال نمبر 51: 1998ء میں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان کون سا کمیشن قائم ہوا؟

جواب: 1998ء میں پاک سعودی اکنامک کمیشن ریاض میں قائم کیا گیا۔ جس نے پاکستان میں 155 منصوبوں پر کام کرنا شروع کر دیا اور ان کی تکمیل کے لئے معاشی امداد مہیا کی۔

taleemcity.com

کثیرالانتخابی جوابات (مشقی)

1۔ جنوری 2004 میں سارک کانفرنس پاکستان کے جس شہر میں ہوئی۔

(الف) لاہور (ب) اسلام آباد (ج) کراچی (د) پشاور

2۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم کی بنیاد رکھنے کا سن

(الف) 1970ء (ب) 1975ء (ج) 1980ء (د) 1985ء

3۔ پاکستان اور افغانستان کی مشترک سرحد کی لمبائی

(الف) 2252 کلومیٹر (ب) 2282 کلومیٹر (ج) 2350 کلومیٹر (د) 2452 کلومیٹر

4۔ 1966ء میں جس سعودی فرماں روا نے پاکستان کا دورہ کیا۔

(الف) شاہ عبدالعزیز (ب) شاہ عبداللہ (ج) 5 شاہ سعود (د) شاہ فیصل

5۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کس سن میں کیے؟

(الف) 1997ء (ب) 1998ء (ج) 1999ء (د) 2000ء

6۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ کس ملک میں پیش آیا؟

(الف) برطانیہ (ب) فرانس (ج) امریکہ (د) جنوبی کوریا

7۔ کامرہ کمپلیکس کی تعمیر میں پاکستان کو جس ملک نے مدد دی؟

(الف) ایران (ب) سعودی عرب (ج) افغانستان (د) چین

8۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان سندھ طاس معاہدہ ہونے کا سن؟

(الف) 1960ء (ب) 1962ء (ج) 1964ء (د) 1966ء

9۔ پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے جس ملک نے تسلیم کیا۔

(الف) کویت (ب) ایران (ج) انڈونیشیا (د) سعودی عرب

10۔ پاکستان اور بھارت کے ناخوشگوار تعلقات کی سب سے بڑی وجہ

(الف) غربت (ب) اسلحہ کی دوڑ (ج) مسئلہ کشمیر (د) نہری پانی

taleemcity.com

کثیرالانتخابی جوابات (اضافی)

1 سرحد میں ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے چین نے پیسے دیئے۔

(الف) 273ملین (ب) 173ملین (ج) 373ملین (د) 473ملین

2 افغانستان میں فوجی انقلاب آیا۔

(الف) 1972 (ب) 1975 (ج) 1979 (د) 1978

3 شاہ عبدالعزیز نے پاکستان کا دورہ کب کیا

(الف) 1951 (ب) 1954 (ج) 1957 (د) 1959

4 دوسری اسلامی کانفرنس کب ہوئی۔

(الف) 1974 (ب) 1972 (ج) 1971 (د) 1975

5 ڈیورنڈ لائن کی لمبائی کتنے کلومیٹر ہے۔

(الف) 5152 (ب) 2052 (ج) 2352 (د) 2252

6 کتنے لاکھ افغان باشندے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔

(الف) 20 (ب) 30 (ج) 10 (د) 40

7 پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے کتنے ذرائع ہیں۔

(الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6

8 انتظامی تکون میں کتنے عہدیدار ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

9 چین کب قائم ہوا۔

(الف) 1949 (ب) 1948 (ج) 1947 (د) 1946

10 ای سی او کب بنائی گئی۔

(الف) 1982 (ب) 1983 (ج) 1984 (د) 1985

11 پرویز مشرف نے ایران کا دورہ کیا۔

(الف) 2000 (ب) 2001 (ج) 2003 (د) 2005

12 1951ء میں پاکستان اور سعودی عرب میں معاہدہ ہوا۔

(الف) پہلا (ب) دوسرا (ج) تیسرا (د) چوتھا

taleemcity.com

13 شاہ فیصل نے پاکستان کا دورہ کیا۔

(الف) 1964 (ب) 1966 (ج) 1968 (د) 1967

14 حامد کرزئی افغانستان کے صدر کب بنے۔

(الف) 2001 (ب) 2002 (ج) 2003 (د) 2004

15 بنڈونگ کانفرنس ہوئی۔

(الف) 1954 (ب) 1955 (ج) 1956 (د) 1958

16 چین کے وزیر دفاع پاکستان کب آئے؟

(الف) 1999 (ب) 1998 (ج) 1997 (د) 1996

17 پاکستان اور بھارت کے درمیان اب تک جنگیں ہو چکی ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

18 بنگلہ دیش سے کب بنا۔

(الف) 1970 (ب) 1971 [illegible] (د) 1973

19 کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔

(الف) 1985 (ب) 1987 (ج) [illegible]89 (د) 1990

20 2001ء کو پاکستان اور بھارت کے درمیان کانفرنس کہاں ہوئی۔

(الف) آگرہ (ب) دہلی (ج) اسلام آباد

21 آر سی ڈی کب بنائی گئی۔

(الف) 1962 (ب) 1964 (ج) 1966 (د) 1961

22 اسلامی انقلاب کس ملک میں آیا۔

(الف) بھارت (ب) چین (ج) افغانستان (د) ایران

23 1970ء کی دہائی میں پاکستان کے تعلقات کس ملک کے ساتھ گرم جوش نہ رہے۔

(الف) چین (ب) بھارت (ج) امریکہ (د) افغانستان

24 پاکستان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

(الف) غربت کا (ب) کشمیر کا (ج) روزگار کا (د) امریکہ کا

25 پاک سعودی اکنامک کمیشن نے پاکستان میں کتنے منصوبوں پر کام شروع کیا۔

(الف) 155 (ب) 255 (ج) 355 (د) 200

taleemcity.com

26 پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کرتے ہوئے پالیسی اپنائی ہے۔

(الف) غیر جانبداریت کی (ب) لڑائی کی (ج) امن کی (د) اتحاد کی

27 پاکستان نے سابقہ سوویت یونین کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی ہے۔

(الف) عراق میں (ب) چین میں (ج) افغانستان میں (د) لبنان میں

28 پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

29 پاکستان اور بھارت میں سندھ طاس کا معاہدہ ہوا۔

(الف) 1950ء میں (ب) 1960ء میں (ج) 1965ء میں (د) 1970ء میں

30 انتظامی تکون میں شامل ہیں صدر، وزیراعظم اور

(الف) گورنر (ب) وزیراعلیٰ (ج) چیف سیکرٹری (د) فوج کا سربراہ

31 مشرقی پاکستان، کب بنگلہ دیش بنا۔

(الف) 1971ء (ب) 1970 (ج) 1972 (د) 1973

32 پاکستان نے شملہ معاہدہ کس کے ساتھ کیا۔

(الف) سعودی عرب (ب) چین (ج) بھارت (د) امریکہ

33 سارک کب قائم ہوئی۔

(الف) 1980 (ب) 1982 (ج) 1985 (د) 1987

34 کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔

(الف) 1985ء میں (ب) 1986ء میں (ج) 1988ء میں (د) 1989ء میں

35 1990ء میں پاکستان کے کس ملک سے تعلقات میں کچھ بہتری آئی۔

(الف) چین (ب) بھارت (ج) امریکہ (د) بنگلہ دیش

36 اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ستمبر۔۔۔۔۔۔کے موقع پر بھی صدر پاکستان اور بھارتی وزیراعظم کے درمیان ملاقاتیں ہوئیں۔

(الف) 2004 (ب) 2001 (ج) 2002 (د) 2003

37 1949ء میں پاکستان کے وزیراعظم لیاقت علی خان نے کس ملک کا دورہ کیا۔

(الف) چین (ب) سعودی عرب (ج) بھارت (د) ایران

38 1950ء میں کس ملک کے حکمران نے پاکستان کا دورہ کیا۔

(الف) چین (ب) ایران (ج) بھارت (د) امریکہ

39 آر سی ڈی کا معاہدہ کب ہوا۔

(الف) 1964 (ب) 1969 (ج) 1985 (د) 1980

40 آر سی ڈی کا معاہدہ منسوخ کب ہوا؟

(الف) 1975 (ب) 1977 (ج) 1979 (د) 1981

41 آر سی ڈی کا معاہدہ پاکستان، ایران اور...... کے درمیان ہوا۔

(الف) بھارت (ب) افغانستان (ج) چین (د) ترکی

42 نیٹو کے اتحادیوں کے بعد پاکستان کو سب سے بڑا اتحادی قرار دیا۔

(الف) پرویز مشرف نے (ب) گورباچوف نے (ج) کولن پاول نے (د) بش نے

43 1970ء کے ابتدائی سالوں میں پاکستان کے تعلقات کس ملک سے بہتر ہوئے۔

(الف) افغانستان (ب) چین (ج) امریکہ (د) بھارت

44 روس نے افغانستان سے اپنی فوجی واپس کب بلائیں۔

(الف) 1985ء (ب) 1986 (ج) 1989 (د) 1988

45 1991ء کے مشرقِ وسطیٰ کے انتشار میں پاکستان نے موقف کی حمایت کی۔

(الف) سعودی عرب کے (ب) ترکی کے (ج) افغانستان کے (د) عراق کے

taleemcity.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات (مشقی)

[redacted]

1	ب	2	د	3	الف	4	د	5	ب
6	ج	7	د	8	الف	9	ب	10	ج

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات (اضافی)

[redacted]

1	الف	2	د	3	ب	4	الف	5	د
6	ب	7	ج	8	ب	9	الف	10	د
11	الف	12	الف	13	ب	14	د	15	ب
16	الف	17	ب	18	ب	19	ج	20	الف
21	ب	22	د	23	ج	24	ب	25	الف
26	الف	27	ج	28	ب	29	ب	30	د
31	الف	32	ج	33	الف	34	د	35	ب
36	الف	37	د	38	ب	39	الف	40	ج
41	د	42	ج	43	الف	44	ج	45	الف

taleemcity.com